ختمِ نبوت زندہ باد

خلافتِ راشدہ حق چار یار رض

یا اللہ مدد

در تحقیق و اِثبات

شہادتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ

و

کِردارِ یزید

تالیف فارسی

حُجتہُ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قُدس سرہ

بانیٔ دار العلوم دیوبند، المتوفی ۱۲۹۷ھ

اُردُو ترجمہ

پروفیسر مولانا انوار الحسن شیر کوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

دیباچہ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ ارشد شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی

رحمتہ اللہ علیہ

ناشر

تحریکِ خُدامِ اہلِ سُنت والجماعت

کرم آباد ○ وحدت روڈ ○ لاہور

خلافت راشدہ حق چاریار

ختم نبوت زندہ باد

یا اللہ مدد

در تحقیق و اثبات

شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

و

کردارِ یزید

تالیف فارسی

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ

بانی دار العلوم دیوبند، المتوفی ۱۲۹۷ھ

اردو ترجمہ

پروفیسر مولانا انوار الحسن شیرکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

دیباچہ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ ارشد شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

تحریک خدام اہل سنت والجماعت

کرم آباد ○ وحدت روڈ ○ لاہور

آئینہ مضامین شہادت امام حسینؓ و کردار یزید

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	کلمات بابرکات	۳	۲۵	شہادت کی دوسری وجہ	۴۳
۲	التمہید فی بیان فسق یزید	۴	۲۶	شہادت امام حسینؓ کا اثبات از حضرت نانوتویؒ	۴۴
۳	دیباچۃ الکتاب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب	۱۶	۲۷	مقدمہ اول	۴۴
۴	مسلک اعتدال	۱۷	۲۸	مقدمہ دوم	۴۷
۵	حضرت علیؓ کی توہین	۱۸	۲۹	مقدمہ سوم در حقیقت اجماع	۴۷
۶	امام حسینؓ کی توہین	۲۰	۳۰	مقدمہ چہارم	۴۸
۷	یزید اور عباسی	۲۱	۳۱	مقدمہ پنجم	۴۸
۸	یزید فاروق اعظمؓ کی پیروی میں	۲۳	۳۲	مقدمہ ششم	۵۴
۹	کردار یزید کا دوسرا پہلو	۲۳	۳۳	خلافت کی نیابت اور اہلیت کے بارے میں	۵۷
۱۰	یزید کا چیتے کو سدھانا	۲۴	۳۴	دلیل اول	۵۸
۱۱	یزید کے حرم میں مغنیہ	۲۵	۳۵	دلیل دوم	۵۸
۱۲	مقام عبرت	۲۶	۳۶	تشبیہ	۶۳
۱۳	سندیلوی بحق عباسی	۲۷	۳۷	یزید کی ولیعہدی پر بحث	۷۶
۱۴	کتاب خلافت معاویہ و یزید کی تائید از سندیلوی	۲۸	۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب یزید اور اس	
۱۵	اکابر اسلام اور سندیلوی	۳۰		کے رفقاء کے بارے میں	۷۶
۱۶	حضرت مولانا نانوتویؒ	۳۲	۳۹	امیر معاویہؓ کا خلافت کے بارہ میں نظریہ	۷۷
۱۷	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۳۴	۴۰	حضرت امیر معاویہؓ کے بعد یزید کی حالت	۷۸
۱۸	لقب سید الشہداء	۳۵	۴۱	کربلا کا حادثہ اور غزوہ احد و حنین	۸۰
۱۹	التمہید فی بیان فسق یزید	۳۵	۴۲	نیت پر دار و مدار	۸۲
۲۰	حضرت گنگوہیؒ و حضرت نانوتویؒ	۳۶	۴۳	شہادت امام حسینؓ کی دوسری وجہ	۸۳
۲۱	حضرت نانوتویؒ کا خواب	۳۷	۴۴	یزید کی بیعت پر اجماع اور اس کا جواب	۸۴
۲۲	دیوبندی حضرات کی خدمت میں	۳۸	۴۵	امام نووی کا اجماع بیعت پر نظریہ	۸۵
۲۳	خلاصہ مضمون مکتوب حضرت نانوتویؒ	۴۰	۴۶	قاضی عیاضؒ کا قول	۸۶
۲۴	شہادت کی پہلی وجہ	۴۳	۴۷	جمہور سنت فقہاء محدثین اور متکلمین کا قول	۸۸

شاید ان کے ضمیر نے اجازت نہ دی کہ جب یہ تین اندوہناک حالات ان کی سیاسی لغزشوں کے نتیجہ میں پیش آچکے ہوں (۱) یعنی خلیفہ کے قتل کو جن کی بیعت میں وہ داخل تھے نہ روکنا (۲) قتل کے بعد ان کے خون کا قصاص نہ لینا اور (۳) سب سے بڑھ کر اپنی ماں ام المومنین سے جو قاتلین سے قصاص لینے گئی تھیں برسرپیکار ہونا، اور ان سبائیوں کی سازش سے جو ان کی فوج میں شامل ہوکر گئے تھے اور ان کی اہانت کے موجب اور اذیّت جسمانی پہنچ جانے کے باعث ہوئے تھے ان کو بدستور اپنا مشیر بنائے رکھنا۔ ان حالات میں وہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے سامنے کیسے حاضر ہو سکتے تھے خصوصاً آپ کی محبوب ترین رفیقہ حیات کے ساتھ اس طرز عمل کے بعد تحقیق مزید ص۔"

بطور نمونہ یہاں صرف دو عبارتیں درج کی ہیں جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عباسی صاحب کے دل میں کیا ہے۔ اور یہ حبّ اُم المومنین کی آڑ میں سنّت ہے یا سبائیت و خارجیت۔ ان کی مزید تفصیل ان شاءاللہ میری زیر تالیف کتاب "خارجی فتنہ" میں آئے گی۔

امام حسینؓ کی توہین

اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں حسب ارشاد نبوی (حضرت حسنؓ اور) حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ لیکن محمود احمد صاحب عباسی ان کو بھی جاہ و اقتدار کا طالب سمجھتے ہیں اور ان پر بھی ایک غیر مسلم مورخ کی عبارت کی آڑ میں تنقیدی نشتر چلاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "آزاد اور بے لاگ مورخین نے حضرت حسینؓ کے اقدام خروج کے سلسلے میں اسی بات کو بیان کیا ہے۔ مشہور مورخ دوزی کا ایک فقرہ اس بارے میں قابل لحاظ ہے وہ لکھتا ہے۔۔ کہ اخلاف یعنی آنے والی نسلوں کا عموماً یہ شعار رہا ہے کہ وہ ناکام مدعیوں کی ناکامی پر جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور یہ

اوقات انصاف اور قومی امن اور اپنی خانہ جنگی کے ہولناک خطروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ابتداء میں نہ روک دی گئی ہو۔ یہی کیفیت اخلاف کی (حضرت) حسین رضؓ کے متعلق ہے جو ان کو ایک ظالمانہ جرم کا کشتہ خیال کرتے ہیں۔ ایرانی شدید تعصب نے اس تصویر میں خدوخال بھرے اور (حضرت) حسینؓ کو بجائے ایک معمولی قسمت آزما کے جو ایک انوکھی لغزش و خطائے ذہنی اور قریب قریب غیر معمولی حبِ جاہ کے کارن ہلاکت کی جانب تیز گامی سے رواں دواں ہوا، ولی اللہ کے رُوپ میں پیش کیا ہے۔ ان کے ہم عصروں میں اکثر و بیشتر انہیں ایک دوسری نظر سے دیکھتے تھے اور انہیں عہد شکنی اور بغاوت کا قصوروار خیال کرتے تھے، اس لئے کہ انہوں نے (حضرت) معاویہؓ کی زندگی میں یزید کی ولی عہدی کی بیعت کی تھی اور اپنے حق اور دعوئے خلافت کو ثابت نہ کر سکے تھے۔" (ص ۴۷ تاریخ مسلمانانِ اسپین مؤلفہ ڈوزی مترجمہ فرانسس گرینن سٹوکس مطبوعہ لندن ۱۹۱۳ء) (خلافت معاویہ و یزید طبع چہارم ص ۱۲۵)

یہاں اس بحث کی گنجائش نہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کی کیا نوعیت تھی صرف اس مقصد کے تحت بحوالہ ڈوزی عباسی کی عبارت پیش کی ہے، کہ عباسی صاحب حضرت حسینؓ کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں اور وہ حضرت امام حسینؓ کو ایک خدا پرست طالب رضائے حق صحابی مانتے ہیں یا جاہ پسند اور نفس پرست انسان۔

یزید اور عباسی

حضرت علی المرتضیٰؓ جو اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں چوتھے خلیفہ راشد ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے اور فیض یافتہ صحابی اور جنتی شخصیت ہیں۔ ان دونوں کے متعلق عباسی صاحب کا نظریہ ان کی مندرجہ بالا عبارتوں سے پیش کر دیا ہے۔ اب ان کی وہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیے جن میں انہوں نے یزید بن معاویہؓ کے متعلق اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ خصائل محمودہ کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:- علم و

فضل، تقویٰ و پرہیزگاری پابندی صوم وصلوٰۃ کے ساتھ امیر یزید حد درجہ کریم النفس، حلیم الطبع، سنجیدہ و متین تھے۔ ایک عیسائی رومی مورخ نے ان کی سیرت کے بارے میں ان کے ہم عصر کا بیان ان الفاظ میں لکھا ہے:۔ "وہ (یعنی امیر یزید) حد درجہ حلیم وکریم سنجیدہ و متین۔ غرور و خود بینی سے مبرا۔ اپنی زبردست رعایا کے محبوب، تزک و احتشام شاہی سے متنفر تھے۔ عام شہریوں کی طرح سادہ معاشرت سے زندگی بسر کرنے والے اور مہذب تھے۔" (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ص۱۱۶۳)

علامہ ابن کثیرؒ نے ان کے خصائل کے بارے میں اسی قسم کے الفاظ تحریر کئے ہیں لکھتے ہیں:۔ وقد کان یزید فیہ خصال محمودۃ من الکرم والحلم والفصاحۃ والشعر والشجاعۃ وحسن الرائ فی الملک وکان ذا جمال حسن المعاشرۃ (ص ۲۲۰ ج ۸۔ البدایۃ والنہایہ وتاریخ الاسلام ذہبی ص ۹۳ جلد ۲)

(ترجمہ) "اور یزید کی ذات میں قابل ستائش صفات حلم وکرم۔ فصاحت وشعرگوئی اور شجاعت و بہادری کی تھیں۔ نیز معاملات حکومت میں عمدہ رائے رکھتے تھے اور وہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے۔" خلافت معاویہؓ یزید، ص۱۰

اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ نے جو لکھا ہے حسب ذیل ہے:۔ "وکان فیہ ایضا اقبال علی الشھوات وترك بعض الصلوات فی بعض الاوقات واما تتہا فی غالب الاوقات۔" (ترجمہ) اور اس میں یہ بھی عادتیں تھیں۔ شہوتوں کی طرف اس کا میلان تھا۔ اور بعض اوقات میں بعض نمازیں چھوڑ دیتا تھا۔ اور اکثر اوقات میں وہ نمازوں کو فوت کر دیتا تھا۔"

چونکہ مندرجہ عبارت سے یزید کا فسق ثابت ہوتا تھا اس لئے عباسی صاحب نے یہ عبارت نہیں لکھی حالانکہ یہ کھلی ہوئی خیانت ہے۔ جب حافظ ابن کثیر کی رائے یزید کے بارے میں لکھنا مقصود تھا تو ان کی اس بارے میں ساری عبارت درج کرنا لازم تھا تاکہ

(صحیح) کیا۔

لقب سید الشہداء حضرت نانوتویؒ نے حضرت حسینؓ کے نام کے ساتھ سید الشہداء لکھا ہے۔ اس پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سید الشہداء تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہے اس لئے یہ لقب کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ اس کا جواب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے دیا ہے کہ:۔ اگر دعوی تخصیص کا الفاظ ہی کے ساتھ خاص ہے تو اس اطلاق کو کمال کے ساتھ خاص کیا جائے گا کما ذکر۔ اور حضرت امام حسینؓ کو بعد کے درجہ میں سید الشہداء کہا جائے گا۔ مثلاً سید الشہدا میں لام عہد کا ہو اور مراد اس سے شہدائے کربلا ہوں۔ حضرت امام کے ان کے سید اور رئیس ہونے میں کلام نہیں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الحسن والحسین سید الشباب اہل الجنۃ (یعنی حسنؓ وحسینؓ اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں) اور ظاہر ہے کہ شباب (نوجوانوں) میں شہداء بھی ہیں تو ان کے بھی سردار ہوئے تو سید الشہداء ہونا بے تکلف نص سے ثابت ہوگیا الخ (امداد الفتاوی جلد چہارم ص۵۹۸)

حضرت تھانویؒ کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حمزہؓ بھی تمام شہدا کے سردار نہیں ہیں کیونکہ شہداء میں انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہیں اور شہدائے بدر بھی۔ اس لئے یہ ایسا لقب نہیں ہے کہ کسی دوسرے پر اس کا اطلاق ناجائز ہے اور حضرت حسینؓ بھی تمام شہدا کے سردار نہیں ہیں۔ صرف شہدائے کربلا وغیرہ کے سردار ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل امداد الفتاوی میں مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

التمہید فی بیان فسق یزید پاکستان میں اہل سنت والجماعت کی غفلت اور ناواقفیت کی وجہ سے تشیعیت وغیرہ دوسرے فتنوں کے ساتھ خارجیت بعنوان یزیدیت کا فتنہ بھی پھیل رہا ہے۔ جس میں

دیوبندی حلقہ بھی مبتلا ہو رہا ہے۔ تحریک خدام اہل سنت کے ایک نوجوان عالم قاری شبیر محمد صاحب علوی سلمہٗ (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور) نے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کا یہ محققانہ مکتوب کتابی صورت میں شائع کر کے ایک اہم دینی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ انہوں نے ابتدائیہ کے طور پر اپنا ایک جامع مقالہ بعنوان "التمہید فی بیان فسق یزید" بھی اس میں شامل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم و عمل میں ترقی عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ کی تحریرات عام فہم نہیں ہوتیں۔ عام تعلیم یافتہ حضرات (جو علمی مباحث کے سمجھنے کی زیادہ اہلیت نہیں رکھتے) اگر کسی مضمون کی کوئی بات سمجھ نہ سکیں تو وہ کسی سنی واقف عالم سے سمجھ لیں۔

حضرت گنگوہیؒ و حضرت نانوتویؒ

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق مئی ۱۸۶۶ء کو قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو-پی) کی مسجد چھتہ میں ایک انار کے درخت کے نیچے رکھی گئی تھی قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ دارالعلوم کی دو عظیم مرکزی جامع الصفات شخصیتیں ہیں۔ جن کو روحانی فیض شیخ المشائخ امام چشتیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ سے حاصل ہوا ہے۔ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب محدث مدنی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اپنے ایک مضمون میں دارالعلوم دیوبند کی تاسیس کے سلسلہ میں فرماتے ہیں "اس روز افزوں فتنہ (یعنی ۱۸۵۷ء میں انگریزی حکومت کے مظالم نے اہل اللہ کے چھکے چھڑا دیئے۔ ان کو صاف دکھائی دینے لگا کہ اگر اس وقت تھوڑی سی بھی غفلت برتی گئی تو حکومت اسلامیہ کی طرح مذہب اسلام اور صحیح عقیدہ اور عمل بھی بہت جلد ہندوستان سے رخصت ہو جائے گا۔ اس نے اپنی کوششوں سے